سوال

حدیث (لاترضین احدا بسخط اللہ) کا درجہ

جواب

الحمد للہ

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر (215/10) میں روایت کی ہے ۔

اس کے بارہ میں ھیثمی کا قول ہے کہ :

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر میں روایت کی ہے جس کی سند میں خالد بن یزید العمری ہے جو متھم بالکذب ہے ۔ مجمع الزوائد (71/4) ۔

اورابو نعیم نے الحلیۃ (106/5) میں ایک دوسرے طریق سے اور بیھقی نے شعب الایمان (221/1) میں روایت کیا ہے ، جس میں عطیہ العوفی ہے جوکہ ضعیف ہے اور محمد بن مروان السدی متروک الحدیث ہے ۔

یحیی بن معین رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ، اور ایک دفعہ یہ کہا ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں لیس بشیئ ۔

اور ابراھم نے اسے کذاب قرار دیا اور السعدی نے ذاھب گیا گذرا کہا ہے ، اور امام نسائ اور ابوحاتم رازی اور ازدی کا کہنا ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث نہ لکھی جائیں ، اور ایک جگہ سکتوا عنہ کہا ہے ، اور ابن حبان کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث لکھنا حلال نہیں صرف اعتبار کے لیے اور کسی بھی حال میں اس سے حجت نہیں پکڑي جا سکتی ۔

دیکھیں " میزان الاعتدال (328/6) اور الضعفاء والمتروکین (98/3)

اور ھناد السری نے " الزھد (304/1) اور بیھقی نے شعب الایمان (221/1) میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ پر موقوف بیان کی ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .